محرّم الحرام

AL-HUDA PUBLICATIONS

الھدیٰ پبلیکیشنز اسلام آباد

ہے، اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اسکی قوم کو غرق کر دیا تو حضرت موسیٰؑ نے بطورِ شکر اس دن کا روزہ رکھا تو اس لئے ہم بھی یہ روزہ رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا: ''موسیٰؑ سے تمہاری نسبت ہم زیادہ قریب ہیں'' اس لیے نبی ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرامؓ کو بھی اس کا حکم دیا۔ (صحیح مسلم)

روزے میں یہود کی مشابہت سے بچنے کا حکم

یہود کی مشابہت سے بچنے کے لیے آپؐ نے دس کے ساتھ نو محرّم کے روزے کو ملانے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس کے رکھنے کا حکم دیا تو لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ وہ دن ہے جس کی یہود اور نصاریٰ عزت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا: ''جب اگلا سال آئے گا اگر اللہ نے چاہا تو ہم نو تاریخ کا روزہ (بھی) رکھیں گے۔'' (صحیح مسلم)

لیکن اگلا محرّم آنے سے قبل ہی آپؐ کی وفات ہوگئی۔ چنانچہ دس محرّم کے ساتھ نو محرّم کا روزہ رکھنا افضل ہے۔ کسی وجہ سے نو محرّم کا روزہ نہ رکھا جا سکے تو گیارہ محرّم کا روزہ ساتھ رکھنا چاہیئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ غیر مسلم اقوام کے ساتھ ادنیٰ مشابہت سے بھی بچنا چاہیئے خواہ وہ عبادات میں ہو یا عقائد میں، عادات واطوار میں ہو یا رسم و رواج میں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (سنن ابی داؤد)

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، وہ انہی میں سے ہے۔''

محرّم کی حرمت کا خیال رکھیں

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں حرمت والے مہینوں کا ذکر فرمایا ہے وہاں ساتھ فرمایا: ...فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (التوبۃ:36)

''پس ان مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو''

یعنی کوئی ایسا کام نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کی نافرمانی کا ہو یا گناہ، بدعات اور منکرات میں سے ہو۔

☆ محرّم، حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے چنانچہ ضروری ہے کہ ہم اس کی حرمت کا لحاظ رکھیں اور اس مہینے میں ہر ایسا کام کرنے سے بچیں جو کسی بھی طرح سے اس کی حرمت کو پامال کرتا ہو۔

☆ ہر قسم کے جھگڑے، فتنہ وفساد سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔

☆ اپنے بھائیوں کی جان، مال اور عزت کی حرمت کا خیال رکھیں۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارے آج کے دن کی، اس شہر کی اور اس مہینے کی حرمت ہے۔'' (صحیح بخاری)

کیا آپؐ کا یہ پیغام ہمارے لئے کافی نہیں؟

☆ زبان اور عمل دونوں سے ہر ایسے کام سے بچیں جو دوسرے کی اذیت اور تکلیف کا باعث بنے یا جس سے کسی کی دل آزاری ہو۔

☆ صحابہ کرامؓ جیسی بے مثال شخصیات کے لئے کوئی نازیبا کلمات ادا نہ کریں جن سے ان کی بے ادبی اور توہین ہو۔

☆ کوئی رنجش اور ناچاقی ہو بھی تو وہ ختم کر دیں اور صلح وامن کا پیغام قول وعمل کے ذریعے عام کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس موضوع پر سنیے

آڈیو کیسٹ ''محرّم الحرام۔ سالِ نو کا پیغام'' از ڈاکٹر فرحت ہاشمی

الھدیٰ انٹر نیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن

ہیڈ آفس: 58-ناظم الدین روڈ، F-8/4، اسلام آباد، پاکستان۔

فون: 92-51-2261759

www.alhudapk.com www.farhathashmi.com

© Al-Huda International Welfare Foundation

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

محرّم کے لغوی معنی ہیں ممنوع، مقدس، حرام کیا گیا، عظمت والا اور لائقِ احترام۔ یہ ان چار مہینوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ (التوبہ :36)

”بیشک مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک، جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہے، ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔“

یہ چار مہینے ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرّم اور رجب ہیں جو اسلام سے قبل بھی حرمت والے تھے، اہل مکہ پہلے تین مہینوں میں حج اور چوتھے میں عمرہ کرتے اس لئے ان مہینوں میں جنگ وجدل بند کر دی جاتی تھی اور امن کی ضمانت ہوتی تھی۔

محرّم۔ سالِ نو

☆ محرّم ہجری کیلینڈر کا وہ مہینہ ہے جس سے اسلامی سال کا آغاز ہوتا ہے

☆ سنہ 17 ہجری میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے توجہ دلانے پر حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا اور حضرت علیؓ کے مشورہ سے رسول اللہ ﷺ کے واقعۂ ہجرت کو اسلامی سنہ کی ابتداء قرار دیا اور چونکہ مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کا آغاز ماہِ ذوالحج کے آخر میں ہوا تھا اور اس کے بعد جو چاند نکلا وہ محرّم کا تھا، اس لئے حضرت عثمانؓ کے مشورے سے محرّم کو اسلامی سال کا پہلا مہینہ قرار دیا گیا۔ (فتح الباری)

☆ وقت اللہ کی وہ بیش بہا نعمت ہے جو اپنے مخصوص انداز اور مقررہ رفتار کے ساتھ گزرتا چلا جا رہا ہے۔ ہر آنے والا سال گزشتہ سال کو ماضی بنا دیتا ہے۔ سال تو اللہ کے حکم کے مطابق آتے اور گزرتے رہیں گے مگر اس وقت کو انسان نے کس طرح اور کن حالات میں گزارا، وہ باقی رہ جائے گا۔ چنانچہ آنے والا محرّم ہمیں پیغام دے رہا ہے کہ اپنی زندگی کو مفید، بامقصد اور صحیح کاموں میں استعمال کیا جائے اور اچھے اعمال کے ذریعے ان گھڑیوں کو اپنے حق میں حجت بنایا جائے تا کہ کل آنے والے وقت میں کامیابی نصیب ہو اور انسان مایوسی اور محرومی سے بچ سکے۔

جنید بغدادیؒ نے فرمایا: ”تم ہر لحہ یہ دیکھتے رہو کہ اللہ سے کتنے قریب ہوئے، شیطان سے کتنے دور ہوئے، جنت سے کتنے قریب ہوئے اور دوزخ سے کتنے دور ہوئے۔“

☆ سالِ نو کا آغاز ایک نئے عزم اور جذبے سے کیا جائے اور اس کے لئے ذہنی وعملی طور پر تیاری کی جائے مثلاً۔

- اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرنا
- عبادات کو شوق اور رغبت سے ادا کرنے کی کوشش کرنا
- والدین کی خدمت اور رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی میں بہتری لانا
- اہل خانہ اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دینا
- نفع مند علم حاصل کرنے اور ذاتی اصلاح کی منصوبہ بندی کرنا
- معاشرے کے پسماندہ طبقات کی فلاح وبہبود کے لئے کوشش کرنا۔

محرّم اور اہم تاریخی واقعات

ماہِ محرّم کو بعض تاریخی واقعات کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔

☆ فرعون غرق ہوا اور حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کو فرعون کی غلامی سے نجات ملی۔ (صحیح مسلم)

☆ عام الفیل کا مشہور واقعہ اسی مہینہ میں پیش آیا، جس میں ابرہہ ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ خانہ کعبہ کو تباہ کرنے آیا تھا۔ (اسلامی انسائیکلوپیڈیا)

☆ حضرت عمرؓ قاتلانہ حملے کے بعد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے یکم محرّم سنہ 23 ہجری کو شہید ہوئے۔

☆ حضرت حسینؓ اپنے خاندان کے بہت سے افراد کے ہمراہ دس محرّم الحرام سنہ 61 ہجری کو میدان کربلا میں شہید ہوئے۔

محرّم اور روزہ

☆ محرّم کے روزے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:

اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ (صحیح مسلم)

”رمضان کے بعد افضل ترین روزہ اللہ تعالیٰ کے مہینے محرّم کا ہے۔“

عاشورہ کا روزہ

محرّم کی دسویں تاریخ کو عاشورہ کہا جاتا ہے۔ یہ دن اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور برکت کا حامل ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ”ایام جاہلیت میں قریش عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی۔ پھر ہجرت مدینہ کے بعد بھی آپؐ نے یہ روزہ رکھا اور (صحابہ کرامؓ کو بھی) رکھنے کا حکم دیا البتہ جب ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپؐ نے فرمایا جو چاہے اب اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔“ (صحیح مسلم)

حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ (صحیح مسلم)

”میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عاشورہ کے دن کے روزے کے بدلے گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف کر دے گا۔“

حضرت ابوقتادہؓ ہی سے روایت ہے:

سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ (صحیح مسلم)

عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا:

”یہ پچھلے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے:

”جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہود کو یوم عاشور کا روزہ رکھتے دیکھا تو پوچھا تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو، انھوں نے جواب دیا یہ عظمت والا دن

© Al-Huda International Welfare Foundation